عورت، تعلیم اور دھوکہ

بالخصوص ایک بائبل کی آیت، 1 تیمتھیس 12:2، کی وجہ سے، بہت سی کلیسیائیں عورتوں کوکلیسیائی عبادات میں منادی کرنے یا سکھانے کی اجازت نہیں دیتی[1] 1 تیمتھیس 12:2 کچھ مسیحیوں کے وسیلہ بیان کرچُکا اور لاگو کرچُکا ہے کہ عورتیں ہر وقت کسی آدمی کو سکھانے سے باز رہیں۔ایسے بہت سے مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ پولس نے اس لیے منع کیا کیونکہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ مشکوک اور دھوکا کھانے والی ہیں[2] (وہ اپنی 1 تیمتھیس 13:2۔14 کی تشریح پر اِس ایمان کی بنیاد رکھتے ہیں جہاں پولس ذکر کرتا ہے کہ ''یہ عورت تھی جو فریب کھا گئی'')

کلیسیائیں جو عورتوں کو منادی[3] کرنے یا کلیسیائی عبادات کرنے کی اجازت نہیں دیتیں۔ جہاں بہت سے لوگ سُن اور اندازہ لگا سکتے ہیں جو کچھ سکھایا گیا ہے، اکثر عورتوں کو چھوٹے، جلد متاثر ہونے والوں بچوں کو سکھانے کی اجازت دی جاتی ہے، جہاں مثالی طور پر بہت کم بالغ سُن سکتے اور اندازہ لگا سکتے ہیں جو کچھ سکھایا جا رہا ہوتا ہے۔ بالکل ایسی ہی کلیسیائیں بھی اکثر عورتوں کو دوسری عورتوں کو سکھانے کی اجازت دیتی ہیں (ططس 3:2۔5)[5]

اگر یہ کلیسیائیں سچے طور پر ایمان رکھتی ہیں کہ کہ وجہ کیوں عورتوں کو آدمیوں کو نہیں سکھانا چاہیے یہ اس لے کیونکہ عورتیں بہت آسانی کے ساتھ دھوکہ کھاتی ہیں، منطق صلاح دے گا کہ عورتوں پر بچوں اور دوسروں سکھانے کے لیے بھروسہ نہیں کرنا چاہیے، قیاس کرنے کے طور پر، احمق عورتوں پر۔اب بہت سی عورتوں پر بھروسہ کیا جاتا ہے اور یہاں تک بچوں اور دوسری عورتوں کو سکھانے کے لیے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، لیکن کلیسیائی عبادات میں نوجوانوں کو تعلیم دینے سے باز رکھا جاتا ہے۔ یہ سادہ طرح کوئی سمجھ نہیں بناتا۔

یقیناً پولس ''عورت کے دھوکہ کھانے'' کے خیال کی بجائے کسی اور چیز کی صلاح دے رہا تھا جب وہ آدم اور حوا کو تیمتھیوں کے نام اپنے پہلے خط کی 13۔14 آیت میں لایا۔

میں نہیں جانتا کہ پولس نے افسس کی کلیسیا میں عورتوں کو آدمیوں کو سکھانے سے منع کیا، اصل وجہ یہ تھی کیونکہ عورتیں آدمیوں کی نسبت زیادہ آسانی سے دھوکہ کھا جاتی ہیں، یا خاص طور پر حوا کے دھوکہ کھانے کہ وجہ سے۔جیسے میں 1 تیمتھیس 12:2 پر اپنے مضامین کے تسلسل میں بیان کرچُکا ہوں، میرا ایمان ہے کہ پولس نے آدم اور حوا کا ذکر جھوٹی تعلیم کو درست کرنے کے لیے کیا جو افسیوں کی کلیسیا کے اردگرد گھوم رہی تھی جو دعویدار تھی کہ حوا کو پہلے بنایا گیا اور آدم تھا جس نے دھوکہ کھایا۔مسیحیوں کے ایک فرقہ کی آمائشیں ہیں جو در حقیقت اِس جھوٹی، اُلٹ پلٹ سوچ کو بیان کرتے ہیں (ابتدائی کلیسیائی باپ، ٹرٹولین، نے 1 تیمتھیس سے بیان کیا اور راسخ علم کی قسم کے طور پر افسیوں میں بدعت کی شناخت کی)۔مزید یہ کہ، 1 تیمتھیس 12:2 میں، لفظ ''سکھانا'' لفظ ''غالب آنے'' کے ساتھ جُوتا ہے۔ یہ بہت اہم سوچ بچار ہے۔ پولس اپنے منع کرنے میں عام، خوشگوار تعلیم کے بارے نہیں لکھ رہا تھا۔مزید یہ کہ، پولس کی ہدایات خاص جماعت میں خاص مسائل کے جواب میں لکھی گئیں تھیں۔

[یہ سب حقیقتوں پر 1 تیمتھیس 12:2 پر میرے مضامیں میں بات چیت ہوئی ہے)۔
اگر پولس کے منع کرنے کا مطلب عالمگیر اور بے وقت تھا پھر الجھاؤ یہ ہے کہ کوئی عورت، کبھی کسی آدمی کو سکھانے کے لیے روحانی مطلب نہیں رکھتی تھی[7] میں خوفزدہ تھا کہ کچھ مسیحی دراصل اِس طرح سوچتے ہیں اور اس اصول کو زندہ رکھ رہے ہیں کہ عورتوں کو آدمیوں کو سکھانے، یا کلیسیائی عبادات میں سکھانے کی اجازت نہیں ہے[8] میں ایمان نہیں رکھتا ہے 1 تیمتھیس 12:2 میں پولس کا منع کرنا عالمگیر اور بے وقت تھا۔ میں ایمان نہیں رکھتا کہ پولس کا ارادہ ایسا اصول مرتب کرنا تھا جو کسی ترتیب یا حالت میں قابل عورتوں کو تعلیم دینے سے روکتا ہے۔
میں اِس پر غور کرنے کی تائید کرتا ہوں۔

post:http://stackblog.wordpress.com/2011/02/16/i-tim-215ff-gender-and-just-obeying-what-scripture-clearly-says/

اختتامیہ نوٹس

[1] یہ کلیسیاؤں کے لیے ناعاقبت اندیشی ہے کہ وہ کلام کی ایک یا دو آیات کی بنیاد پر مضبوط تعلیمی بیانات دیتے ہیں۔
[2] پیدائش کی تفصیل میں، حوا احمقی طور پر دھوکا کھانے سے پہلے سانپ کی نصیحت بارے سوچتی ہے، کہاں آدم بغیر کسی ہچکچاہٹ یا سوچ کے بغیر پھل حاصل کرنے کے لیے ظاہر ہوتا ہے (پیدائش 3:1۔6)۔ یقیناً، کلیسیائی راہنماوں میں تحریک کنندہ اور بے خیال ہونا ناپسندیدہ امتیازی صفات ہیں۔ اب آدمی اِن صفات کے ساتھ اُسی طرح سٹریوٹائپ نہیں ہیں کہ عورتیں دھوکے کی امتیازی وصف کے ساتھ منسلک ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟
[3] نئے عہدنامے میں، "منادی کرنا" بائبل تعلیم اور تفصیل کی بجائے انجیل کے پیغام کے عوامی طور پر اعلان کرنے کا حوالہ پیش کرتا ہے جو عموماً کلیسیائی میٹنگز میں رونما ہوتے ہیں۔
[4] یہاں قیاس کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ 1 تیمتھیس 12:2 میں منع کیا جانا کلیسیائی عبادتی ترتیب کا حوالہ پیش کر رہا تھا۔ زیادہ تر رویہ جس سے پولس پورے 1 تیمتھیس میں مخاطب ہے کلیسیائی عبادتی ترتیب کے لیے محدود نہیں ہے، بلکہ روزمرہ کے مسیحی رویوں کا حوالہ پیش کرتا ہے۔
[5] ططس 3:2۔5 کو کچھ مسیحیوں سے اِس کی تصدیق کے لیے استعمال کیا گیا کہ عورتیں دوسری عورتوں کو سکھا سکتی ہیں، بہرحال یہ آیت تعلیمی یا بائبلی تعلیم کے بارے نہیں ہے۔
[6] پولس نے 1 تیمتھیس کو لکھا جب تیمتھیس افسس کی کلیسیا کی حفاظت کر رہا تھا۔ پولس کے اِس خط کو لکھنے کی اہم وجوہات میں سے ایک تیمتھیس کو نصیحت کرنا تھی کہ کیسے وہ ابتدائی جھوٹی تعلیم کے مسائل کے ساتھ برتاؤ کرے (1 تیمتھیس 3:1۔4، 20:6۔21)۔

[7] حیرانگی کے ساتھ، کچھ مسیحی عقائد اور تنظیمیں جو سختی سے عورتوں کو کلیسیائی عبادت میں سکھانے سے منع کرتی ہیں (جیسے کہ، امریکہ میں جنوبی بپتسمہ)، عورتوں کو سمزیوں میں پروفیسرز اور لیکچرار بننے کی اجازت دیتے ہیں جو مستقبل کے کلیسیائی راہنماؤں کو سکھاتی ہیں۔ اِس میں کہاں منطق ہے؟

[8] اِس غلط اصول کا مزید الجھاؤ یہ ہے کہ بہت کمزور مطالعہ کرنیوالا، روحانی طور پر نابالغ آدمی کلیسیائی عبادات میں بہتر خبر دینی والی، دیندار عورتوں کی نسبت سکھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔